حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

نماز

فرضیت، فضائل، احکامات



ادارۂ تالیفات اختریہ
hazratmeersahib.com

نماز

حيّ على الصّلاة
حيّ على الفلاح

فرضیت

فضائل

احکامات

ناشر

ادارۂ تالیفاتِ اختریہ

بی ۳۸، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی

www.hazratmeersahib.com

فہرست

☆ ...... ☆ ...... ☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

تمام تعریفیں اس خالق اور مالک کے لئے ہیں جس نے انسان کو اپنی معرفت کے لئے پیدا فرمایا اور انہی انسانوں میں اپنے انتہائی برگزیدہ بندوں کو منتخب فرما کر دیگر لوگوں کی ہدایت کے لئے نبی اور رسول بنایا اور بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں سید الرسل والانبیاء، صاحب المعراج واللقاء، حضورِ اقدس سرورِ عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل واصحاب پر جن کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی﴾

(سورۃ الحجرات، آیۃ: ۳)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے خالص کر دیا ہے۔ (ترجمہ از بیان القرآن)

حضرت والا سے تعلق سے پہلے کی زندگی پر غور کروں تو بغیر کسی جھجک کے کہہ سکتا ہوں کہ تقویٰ کا مطلب اور معنی بھی معلوم نہیں تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ہر لمحہ اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرمائے پیر ھدٰی، شیخِ باصفا، صاحبِ عطا، شہِ ملکِ بقا، شمس الضحیٰ، قمر الدجیٰ، حبیب کبریا، میرے آقا، میرے محسن، میرے ملجأ، میرے ماوٰی، میری جان، میرا دل، شیخ العرب والعجم رومئ ثانی، تبریز دوراں، مجدد زمانہ، عارف باللہ، حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جنہوں نے اس عریانی، فحاشی اور گمراہی کے دور میں خود اپنے دامن کو معصیت تو کیا

ادنیٰ سے ادنیٰ غفلت سے بچاتے ہوئے ایسا آفتابِ تقویٰ وہدایت روشن کیا جس کی روشنی سے ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک امت فیض یاب ہوتی رہے گی۔ جنہوں نے ہمیں سمجھایا کہ تقویٰ والی زندگی کچھ مشکل نہیں اور تقویٰ تو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے پیغامِ دوستی ہے۔

حضرتِ والا رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ اقدس میں جتنا وقت بھی آپ کی صحبتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے کرم سے گزارنے کی توفیق عطا فرمائی تو شریعت وسنت کے احکاماتِ اوامر ونواہی پر چوبیس گھنٹہ عمل کرنے والا پایا۔ حضرتِ والا رحمۃ اللہ علیہ ہی کے وعظ میں یہ بات سنی کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب اذان کی آواز سنتے تھے تو **كَأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْنَا**۔۔۔ایسے ہوجاتے تھے گویا ہمیں پہچانتے بھی نہ ہوں ؎

نمودِ جلوۂ بے رنگ سے ہوش اس قدر گم ہیں
کہ پہچانی ہوئی صورت بھی پہچانی نہیں جاتی

اسی کیفیتِ نبوی کا جو حصہ وافر میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو ملا تو آپ والا کو بھی آخر دم تک اوامر میں سے سب سے زیادہ فکرمند نماز ہی کے لئے پایا۔

اس لئے دل میں بار بار شدید تقاضا اس بات کا ہوا کہ نماز اور جماعت کے بارے میں حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر کے ارشادات میں سے چند باتیں جمع کرکے مختصر رسالہ شائع کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ عزیزی مولوی مفتی انوار الحق صاحب سلمہٗ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس رسالہ کے لئے نماز اور جماعت کی فضیلت اور اس کے چھوڑنے پر وعیدوں کی احادیث کو بھی جمع کردیا۔

اس طرح یہ مختصر رسالہ اب طبع ہونے جارہا ہے۔ مذکورہ رسالہ میں دو قسم کے لوگوں کے لئے احادیث ہیں پہلی قسم جو سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے ان کے لئے نماز کے فضائل اور نہ پڑھنے پر وعید کی احادیث جمع کی گئی ہیں اور دوسری قسم جو

نماز تو پڑھتے ہیں مگر جماعت کا اہتمام نہیں کرتے ، ان کے لئے جماعت سے نماز پڑھنے کے فضائل اور ترکِ جماعت پر وعید کی احادیث جمع کی گئی ہیں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر کاوش کو قبول فرمالیں اور احقر اور جملہ معاونین کے لئے صدقۂ جاریہ بنادیں۔

اٰمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ

یکے از خدام
شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۹ شعبان ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۷ مئی ۲۰۱۶ء

تمہید

ازافادات: حضرت مرشدی ومولائی سیدی وسندی شیخ العرب والعجم
عارف باللہ مجددزمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ ہمارے مالک اور خالق ہیں اور پیدا کرنے والے کو اپنی پیدا کی ہوئی چیز سے محبت ہوتی ہے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اسلام کو بطورِ مذہب پسند فرمایا تو اس کے احکامات میں بھی کہیں نہ کہیں اپنی اسی محبت کو پوشیدہ کردیا ہے۔ اسلام کے احکامات میں سب سے بڑے درجہ کی بات نماز ہے۔ایک شاعر نے سجدے کا خوب مزہ بیان کیا ہے کہ ؎

پردے اٹھے ہوئے بھی ہیں ان کی اِدھر نظر بھی ہے
بڑھ کے مقدر آزما، سر بھی ہے سنگِ در بھی ہے

دین پورا کا پورا اللہ کی محبت کا نام ہے، دین کو مصیبت سمجھنے والا بین الاقوامی گدھا ہے، یہ مصیبت نہیں محبت ہے۔ میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دینِ اسلام پورا محبت ہے، یہ بتاؤ جس سے محبت ہوتی ہے اس سے ملنے کو دل چاہتا ہے یا نہیں؟ بات چیت کرنے کو جی چاہتا ہے یا نہیں؟ تو محبوبِ حقیقی سے ملاقات اور گفتگو کے لئے نماز فرض کردی کہ اے میرے بندو! جب میری محبت تم کو ستائے تو وضو کر کے میرے سامنے کھڑے ہوجاؤ اور مجھ سے باتیں کرو مگر یہ بھی کہو کہ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ میری عبادت

محتاج ہے آپ کی استعانت کی، نَعۡبُدُ کے بعد نَسۡتَعِیۡنُ نازل فرمایا کہ ہم عبادت نہیں کر سکتے جب تک آپ کی مدد حاصل نہ ہوجائے لہٰذا میری بندگی کا ہر لمحہ آپ کی استعانت کا محتاج ہے چاہے وہ نماز کی صورت میں ہو یا گناہ سے بچنے کا غم اٹھانے کی صورت میں ہو۔ جب مولیٰ سامنے ہوگا تو ان شاء اللہ پوری دنیا کالعدم ہوجائے گی، معدوم تو نہیں ہوگی کالعدم ہوجائے گی کیونکہ جب سورج سامنے ہوتا ہے تو ستارے نظر نہیں آتے۔

جب مہر نمایاں ہوا سب چھپ گئے تارے
وہ ہم کو بھری بزم میں تنہا نظر آیا

جب سورج نکلتا ہے تو سارے ستارے چھپ جاتے ہیں، لہٰذا نماز جو فرض ہے یہ عین تقاضائے محبت ہے کہ میرے بندے جب تم کو میری یاد ستائے تو وضو کر کے مجھ سے مل لیا کرو، اللہ تعالیٰ نے نماز اسی لیے فرض کی کہ جب میری یاد ستائے تو وضو کر کے آجاؤ اور اسی محبت کی وجہ سے نماز جماعت سے واجب کرتا ہوں۔

اگر اپنے عاشقوں کی ملاقات اللہ کو پسند نہ ہوتی تو جماعت کی نماز واجب نہ ہوتی، سب کو یہی حکم ہوتا کہ اپنے اپنے کمروں میں چھپ کر مجھے یاد کرو تو وجوبِ جماعت دلیل ہے محبوبیت ملاقاتِ عاشقاں کی کہ جب جماعت سے نماز پڑھنے آؤ گے تو سب دوستوں سے ملاقات ہوجائے گی۔ اسی طرح جمعہ کے دن اور زیادہ دوستوں سے ملاقات کرو، بعض لوگ گھبرائے گھبرائے الگ رہتے ہیں، الگ رہنے کی عادت مت ڈالو، تھوڑی دیر الگ رہو، اپنے گھر میں بھی عبادت کرو لیکن اللہ کے دوستوں کی جب ملاقات نصیب ہو تو اس وقت الگ مت رہو، گھل مل کے رہو تاکہ ان کی برکتیں ہم کو لگ جائیں لہٰذا جمعہ کے دن میرے اور

زیادہ عاشقوں سے ملو، عاشقوں کی تعداد بڑھاتے جاؤ اور عید اور بقرعید کو اور زیادہ عاشقوں سے ملو اور جب حج عمرہ کرنے جاؤ تو بین الاقوامی عاشقوں سے ملو۔ وجوبِ جماعت کا یہ راز اختر پر اللہ کی نعمت ہے۔ تو وجوبِ جماعت کا راز ظاہر ہوگیا کہ اس کے اندر اللہ کی محبت ہے، اسے مصیبت مت سمجھو۔ اگر کسی کی اماں کہے کہ بیٹا تم کاروبار تو کرو مگر پانچ مرتبہ میرے پاس آجایا کرو تو آپ یہ کہو گے کہ میری ماں کے دل میں میری بڑی محبت ہے، مجھے پانچ وقت دیکھنے کے لیے بلاتی ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت نماز فرض فرما کر ہم پر احسان کردیا کہ پانچ وقت میرے پاس آجایا کرو۔



نماز کی اہمیت

ازافادات: حضرت مرشدی ومولائی سیدی وسندی شیخ العرب والعجم
عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۱) فرمایا کہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دل آزاری مت کرو کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: میرا دل چاہتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگادوں جو بلاعذر گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں۔ (معمولی بات ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح فرمائیں؟)

(۲) فرمایا کہ: بخاری شریف کی روایت ہے جس شخص نے سستی اور کاہلی یا کاروباری مشغولیت کی وجہ سے اگر عصر کی نماز قضا کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ شخص اس شخص کی مانند ہے کہ جس کے بال بچے سب مر گئے ہوں اور کاروبار سب ختم ہو گیا، مال بھی ضائع ہو گیا ہو، اکیلا گھر میں پڑا مر رہا ہو۔ بخاری شریف کی روایت پر غور کریں! علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین فرماتے ہیں کہ یہ انجام کے اعتبار سے بھی ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا بھی ہے، دونوں کا احتمال ہے، چونکہ عصر کا وقت غفلت کا ہوتا ہے، کاروبار کا وقت ہوتا ہے، ہر آدمی مصروف ہوتا ہے، چاہتا ہے کہ جلدی فارغ ہو جاؤں تاکہ بس نہ نکل جائے۔ اگر عصر کی نماز پڑھوں گا تو عشاء کو پہنچوں گا، یہ جائز نہیں ہے۔

(۳) فرمایا کہ: والدین کہیں کہ بیٹا اپنی شکل دکھا کر جانا تو بیٹا کتنا خوش ہوتا ہے۔ ماں باپ کو محبت کی بھیک دینے والا اللہ بھی پانچ وقت نماز کے لیے بندوں کو اپنے گھر بلاتا ہے۔ تاکہ دیکھ کر خوش ہوں اور بندے ہاتھ باندھے مالک سے بھیک مانگتے رہیں۔ والدین کی بات پر خوش ہونے والے کو اللہ تعالیٰ کی اس ادا پر کتنا خوش ہونا چاہیے؟ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کتنی محبت کرتے ہیں۔

(۴) فرمایا کہ: ابھی شادی ہورہی ہو اور ایک گھنٹہ باقی ہو اسی وقت سے نیند اُڑ جائے گی اور تیاری کرنا شروع کردے گا۔ دنیاوی نعمتوں میں اس کے جو طبعی مرغوبات ہیں اسی میں دیکھو کہ کیسا چست رہتا ہے۔

(۵) فرمایا کہ: ہر نماز قضا ہونے پر دس نفل توبہ کے پڑھیں اور اتنے پیسے صدقہ کریں کہ نفس کو گراں گزرے۔ مثلاً نفس بیس روپے کی اجازت دے تو تیس روپے صدقہ کریں۔ جماعت چھوٹنے پر چار نفل توبہ کے پڑھیں۔

نمازِ فجر کے لیے اٹھنے کی تدابیر

ازافادات: حضرت مرشدی ومولائی سیدی وسندی شیخ العرب والعجم
عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۱) اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا مانگا کریں:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

(سورۃ ابراھیم، آیت: ۴۱،۴۰)

اس دعا کی برکت سے آپ کو اور آپ کی اولاد کو نماز کی ادائیگی کی توفیق ہوگی۔

(۲) اگر سہولت ہو تو دوپہر کے وقت آرام (قیلولہ) ضرور کریں۔ یہ سنت ہے اور اس سے فجر میں اٹھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

(۳) رات کو ضرور جلد سو جائیں، بصورتِ دیگر مذکورہ تدابیر کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۴) رات کو سونے کے مسنون اعمال کر کے سوئیں، رجوع کے لیے کتاب ''پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں'' (مصنف: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۵) کسی سے صبح اٹھانے کے لیے کہہ کر سوئیں۔

(٦) الارم لگا کر سوئیں اور الارم کو اتنا دور رکھیں کہ اسے بند کرنے کے لیے چل کر جانا پڑے، اس طرح نیند کا خمار دور ہو جائے گا۔

(۷) جیسے ہی آنکھ کھلے دونوں ہاتھوں سے چہرے کو دیر تک اچھی طرح ملیں۔ یہ عمل موافق سنت ہے اور اس سے نیند کا نشہ اتر جاتا ہے۔

(۸) نیند سے بیداری پر ہمت کر کے فوراً اٹھ کھڑے ہوں، نفس کے اس تقاضے پر ہرگز عمل نہ کریں ابھی تھوڑی دیر اور آرام کر لیتے ہیں، پھر اٹھ جائیں گے، اس طرح نماز قضا ہو جاتی ہے۔

(۹) بیدار ہو کر مسنون اعمال بجالائیں۔ رجوع کے لیے کتاب ''پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سنتیں'' (مصنف: شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

(۱۰) ایک شخص کے درد ہے، گرانی ہے، سستی ہے ابھی اس کے بستر پر سانپ نکل آئے جس نے ابھی کہا تھا کہ Blood Pressure تھوڑا High ہے، سر میں دکھن ہے، ابھی اٹھتا ہوں، ابھی اٹھتا ہوں، ابھی تھوڑی دیر ہے لیکن اچانک کالا سانپ پائنتی کی طرف سے آرہا ہے تو اس وقت اس کا Blood Pressure ہائی ہو گا یا جائی ہوگا؟ Blood Pressure اس وقت High ہو گا یا Low ہو جائے گا، فوراً Normal ہو جائے گا اور فوراً بھاگے گا۔ آہ! قدر نہیں ہے صحت کی، ایمان کی، ربّا سے بات کرنے کی، ربّا کے دربار میں حاضری کی۔

(۱۱) کوئی آدمی خبر دے دے کہ آپ کو فجر کے بعد ہی جانا ہے اور ٹکٹ لیجیے۔ آپ کی ضروری میٹنگ ہے وغیرہ۔ تو سوچو فلائٹ سے کتنی دیر پہلے سے تیاری کرے گا؟ سامان، ٹکٹ، ویزا بار بار دیکھے گا۔ یقین ہے کہ نہ پہنچا تو فلائٹ نکل جائے گی اور نقصان ہوگا۔ تو نماز کی تیاری میں کتنی فکر ہونی چاہیے؟ اس پر یقین کیوں نہیں ہوتا؟

نماز کی فرضیت واہمیت

(۱) ہر مسلمان عاقل، بالغ پر ہر روز پانچ وقت نماز فرض عین ہے، امیر ہو یا فقیر، تندرست ہو یا مریض، مسافر ہو یا مقیم حتیٰ کہ دشمن کے مقابلے میں بھی نماز چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

(۲) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نماز چھوڑنے والا جب تک توبہ نہ کرے اور نماز شروع نہ کرے جیل میں بند رکھا جائے۔

(۳) جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑے وہ مسلمان نہیں رہا، محدثین نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ اس کا اسلام کامل نہیں ہے یہی راجح ہے۔

(جواہر حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ ج۱ص۱۷۱)

(۴) نماز فرض ہے اور تمام تر عبادات سے افضل ہے اور قرب جس قدر فرائض سے ملتا ہے کسی عبادت سے اس قدر میسر نہیں ہوتا۔

(جواہر حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ ج۱ص۱۵۰)

فصل اول: نماز کی فضیلت کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے سب سے اول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا

یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اس کے بعد نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، حج کرنا رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

فائدہ: یہ پانچوں چیزیں ایمان کے بڑے اصول اور اہم ارکان ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پاک حدیث میں بطور مثال کے اسلام کو ایک خیمہ کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو پانچ ستونوں پر قائم ہوتا ہے پس کلمۂ شہادت خیمہ کی درمیانی لکڑی کی طرح ہے اور بقیہ چاروں ارکان بمنزلہ ان چار ستونوں کے ہیں جو چاروں کونوں پر ہوں۔ اگر درمیانی لکڑی نہ ہو تو خیمہ کھڑا ہو ہی نہیں سکتا اور اگر یہ لکڑی موجود ہو اور چاروں طرف کے کونوں میں کوئی سی لکڑی نہ ہو تو خیمہ قائم تو ہو جائے گا لیکن جس کونے کی لکڑی نہیں ہوگی وہ جانب ناقص اور گری ہوئی ہوگی۔ اس پاک ارشاد کے بعد اب ہم لوگوں کو اپنی حالت پر خود ہی غور کر لینا چاہیے کہ اسلام کے اس خیمہ کو ہم نے کس درجہ تک قائم کر رکھا ہے اور اسلام کا کونسا رکن ایسا ہے جس کو ہم نے پورے طور پر سنبھال رکھا ہے اسلام کے یہ پانچوں ارکان نہایت اہم ہیں حتی کہ اسلام کی بنیاد ان ہی کو قرار دیا گیا ہے اور ایک مسلمان کے لیے بحیثیت مسلمان ہونے کے ان سب کا اہتمام نہایت ضروری ہے مگر ایمان کے بعد سب سے اہم چیز نماز ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ شانہ کے یہاں سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ نماز۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں علماء کے اس قول کی دلیل ہے کہ ایمان کے بعد سب سے مقدم نماز ہے۔

(فضائل اعمال، مصنفہ شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

نماز سے گناہ معاف ہوتے ہیں

(۲) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِی الشِّتَآءِ وَالْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِکَ الْوَرَقُ یَتَھَافَتُ فَقَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَھَافَتَ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا تَھَافَتَ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ

(رواہ احمد باسناد)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی، اس کے پتے اور بھی گرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔

فائدہ: سردی کے موسم میں درختوں کے پتّے ایسی کثرت سے گرتے ہیں بعضے درختوں پر ایک بھی پتّا نہیں رہتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ اخلاص سے نماز پڑھنے کا اثر یہی ہے کہ اس کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ایک بھی باقی نہیں رہتا مگر ایک بات قابلِ لحاظ ہے۔ علماء کی تحقیق آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ کی وجہ سے یہ ہے کہ نماز وغیرہ عبادات سے صرف گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں، کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا اس لیے نماز کے ساتھ توبہ واستغفار کا اہتمام بھی کرنا چاہیے اس سے غافل نہ ہونا چاہیے۔ البتہ حق تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل سے کسی کے گناہ کبیرہ بھی معاف فرمادیں تو دوسری بات ہے۔ (فضائل اعمال)

(۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یُبْعَثُ مُنَادٍ عِنْدَ حَضْرَۃِ کُلِّ صَلٰوۃٍ فَیَقُوْلُ یَابَنِیْ اٰدَمَ قُوْمُوْا فَاَطْفِئُوْا مَا اَوْقَدْتُّمْ عَلٰی اَنْفُسِکُمْ فَیَقُوْمُوْنَ فَیَتَطَھَّرُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ الظُّھْرَ فَیُغْفَرُ لَھُمْ مَّا بَیْنَھُمَا فَاِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ فَاِذَا حَضَرَتِ الْمَغْرِبُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ فَاِذَا حَضَرَتِ الْعَتَمَۃُ فَمِثْلُ ذٰلِکَ فَیَنَامُوْنَ فَمُدْلِجٌ فِیْ خَیْرٍ وَّمُدْلِجٌ فِیْ شَرٍّ

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے آدم کی اولاد! اٹھو اور جہنم کی اس آگ کو جسے تم نے (گناہوں کی بدولت) اپنے اوپر جلانا شروع کر دیا ہے بجھاؤ چنانچہ (دین دار لوگ) اٹھتے ہیں وضو کرتے ہیں ظہر کی نماز پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے ان کے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک کی) مغفرت کر دی جاتی ہے اسی طرح پھر عصر کے وقت پھر مغرب کے وقت پھر عشاء کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت یہ صورت ہوتی ہے) عشاء کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں اس کے بعد اندھیری میں بعض لوگ برائیوں (زنا کاری بدکاری چوری وغیرہ) کی طرف چل دیتے ہیں اور بعض لوگ بھلائیوں (نماز وظیفہ، ذکر وغیرہ) کی طرف چلنے لگتے ہیں۔ (فضائل اعمال)

نماز پر جنت کا وعدہ ہے

(۴) عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ بْنِ رِبْعِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنِّیْ افْتَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِکَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَعَھِدْتُّ عِنْدِیْ عَھْدًا اَنَّہٗ مَنْ حَافَظَ عَلَیْھِنَّ لِوَقْتِھِنَّ اَدْخَلْتُہُ الْجَنَّۃَ فِیْ عَھْدِیْ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْھِنَّ فَلَا عَھْدَ لَہٗ عِنْدِیْ (رواہ ابن ماجہ)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لیے عہد کرلیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو اِن نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔(فضائل اعمال)

نماز کی فضیلت پر چند احادیث مبارکہ

☆...... حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ نے میری امت پر سب سے پہلے نماز فرض کی اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔

☆...... نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو، نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

☆...... آدمی کے اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔

☆...... اسلام کی علامت نماز ہے جو شخص دل کو فارغ کر کے اور اوقات اور مستحبات کی رعایت رکھ کر نماز پڑھے وہ مومن ہے۔

☆...... حق تعالیٰ شانہ نے کوئی چیز ایمان اور نماز سے افضل فرض نہیں کی اگر اس سے افضل کسی اور چیز کو فرض کرتے تو فرشتوں کو اس کا حکم دیتے، فرشتے دن رات کوئی رکوع میں ہے کوئی سجدے میں۔

☆...... نماز دین کا ستون ہے۔

☆...... نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

☆...... نماز مؤمن کا نور ہے۔

☆...... نماز افضل جہاد ہے۔

☆...... جب آدمی نماز میں داخل ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس کی طرف

پوری توجہ فرماتے ہیں جب وہ نماز سے ہٹ جاتا ہے تو وہ بھی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

☆...... جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے تو مسجد کے آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔

☆...... اگر آدمی کسی وجہ سے جہنم میں جاتا ہے تو اس کی آگ سجدے کی جگہ کو نہیں کھاتی۔

☆...... اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام فرما دیا ہے۔

☆...... سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے نزدیک وہ نماز ہے جو وقت پر پڑھی جائے۔ (فضائل اعمال)

نماز سے مدد حاصل کرنے کا نسخہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ط
إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ ○﴾

(سورۃ البقرۃ: آیۃ ۱۵۳)

آیت کا ترجمہ ہے: اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، بلاشبہ حق تعالیٰ (ہر طرح سے) صبر کرنے والوں کے ساتھ رہتے ہیں۔

فائدہ: اس آیت میں ہدایت ہے کہ انسان کی تمام حوائج وضروریات کے پورا کرنے اور تمام آفات اور مصائب اور تکالیف کو دور کرنے کا نسخۂ اکسیر دو جزء سے مرکب ہے، ایک صبر دوسرا نماز۔

متعلقین کو نماز کا پابند بنانا

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ط﴾

(سورۃ طٰہٰ: آیۃ ۱۳۲)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنے متعلقین کو نماز کا حکم کیجیے اور خود بھی اس کے پابند رہیے''۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے تاکہ دوسرے سننے والے سمجھ لیں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ حکم دیا گیا ہے تو اوروں کو کیسے معاف ہوسکتی ہے؟ اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح نماز کا خود پابند رہنا ضروری ہے اسی طرح اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید کرنا ضروری ہے کیونکہ ماتحت افراد کو دین پر لانے کی کوشش کرنا یہ ہر انسان کی شرعی ذمہ داری ہے، بہرحال نماز کی تاکید کے متعلق بکثرت آیات موجود ہیں۔

(حیاۃ المسلمین)

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کا عاشقانہ ترجمہ

(ارشاد شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

اب میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کا عاشقانہ ترجمہ کرتا ہوں۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے معنی ہیں آؤ نماز کی طرف، یہ ترجمہ عربی قاعدے کی رو سے ہے لیکن اس کا ایک ترجمہ عاشقانہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ بزبانِ مؤذن اعلان فرما رہے ہیں کہ اے میرے غلامو! جلدی جلدی وضو کر کے تیاری کرلو، تمہارے مالک نے تمہیں یاد فرمایا ہے۔ کہیے دونوں ترجموں میں کچھ فرق سمجھ میں آیا؟ حَیَّ اسمِ فعل ہے بمعنی تَعَالَ یعنی آؤ! عَلٰی کے معنی ہیں پر، صَلٰوۃ کے معنی ہیں نماز! یعنی آؤ نماز کی طرف۔ یہ ترجمہ گرامر کا ہے بلحاظ قواعدِ عربیہ لیکن اس کے اندر ایک ترجمہ عاشقانہ چھپا ہوا ہے، بلحاظ قواعدِ عشقیہ کہ اے میرے غلامو! جلدی سے تیاری کرلو، تمہارا مالک جس کی زمین پر تم چل رہے ہو، جس کے آسمان کے نیچے

رہتے ہو، جس کے سورج کی روشنی کو بغیر بل ادا کیے ہوئے استعمال میں لاتے ہو، سورج کی روشنی کا کبھی کوئی بل نہیں آتا، جس کی ہر وقت آکسیجن لے رہے ہو، وہ تمہارا مالک تمہیں یاد فرما رہا ہے۔

(وعظ: آداب محبت سلسلہ مواعظِ حسنہ نمبر ۸۰ ص ۸)

سَبۡعَةٌ يُّظِلُّهُمُ اللهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ فِيۡ ظِلِّهٖ يَوۡمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَرَجُلٌ قَلۡبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالۡمَسَاجِدِ وَشَابٌّ نَشَأَ فِيۡ عِبَادَةِ رَبِّهٖ ...الخ

(صحیح البخاری، کتاب المحاربین، باب فضل من ترك الفواحش، ج:۲، ص:۱۰۰۵)

ترجمہ: سات قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائیں گے جس دن سوائے اس کے کوئی اور سایہ نہ ہوگا، ان میں پہلا شخص ہے، امامِ عادل۔ اور ایک وہ آدمی ہے جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے۔ اور وہ جوان جو اپنے عالمِ شباب کو اللہ پر فدا کردے۔۔۔۔۔

فصل دوم: نماز کے چھوڑنے پر وعیدیں

حدیث کی کتابوں میں نماز نہ پڑھنے پر بہت سخت عذاب ذکر کیے گئے ہیں۔ نمونے کے طور پر چند حدیثیں ذکر کی جاتی ہیں۔ سچی خبر دینے والے کا ایک ارشاد بھی سمجھ دار کے لیے کافی تھا مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفقت پر قربان کہ آپ نے کئی کئی طرح سے اور بار بار اس چیز کی طرف متوجہ فرمایا کہ ان کے نام لیوا، ان کی امت کہیں اس میں کوتاہی نہ کرنے لگے، پھر افسوس ہے ہمارے حال پر کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس اہتمام کے باوجود نماز کا اہتمام نہیں کرتے اور بے غیرتی اور بے حیائی سے اپنے کو امتی اور متبع رسول اور اسلام کا دھنی بھی سمجھتے ہیں۔

(۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔ (رواہ احمد ومسلم)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ کو اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

فائدہ: اس قسم کا مضمون اور بھی کئی حدیثوں میں آیا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اَبر کے دن نماز جلدی پڑھا کرو کیونکہ نماز چھوڑنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ اَبر کی وجہ سے وقت کا پتہ نہ چلے اور نماز قضا ہوجائے اس کو بھی نماز کا چھوڑنا ارشاد فرمایا۔ کتنی سخت بات ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے چھوڑنے والے پر کفر کا حکم لگاتے ہیں۔ گو علماء نے اس حدیث کو انکار کے ساتھ مقید فرمایا ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی فکر اتنی سخت چیز ہے کہ جس کے دل میں ذرا بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وقعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی اہمیت ہوگی اس کے لیے یہ ارشادات نہایت سخت ہیں۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے صحابہ جیسا کہ حضرت عمر، حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ حضرات کا یہ مذہب ہے کہ بلا عذر، جان کر نماز چھوڑنے والا کافر ہے۔ ائمہ میں سے حضرت امام احمد بن حنبل، اسحق بن راہویہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی مذہب نقل کیا جاتا ہے۔ (فضائل اعمال، مصنفہ شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

نماز ایمان اور کفر کے درمیان حد ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا چھوڑنا بندہ مؤمن اور کفر کے درمیان (کی دیوار کو ڈھا دیتا) ہے۔ (مسلم)

فائدہ: اس حدیث میں نماز چھوڑنے والوں کے لیے سخت وعید ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز کی دیوار حائل تھی جب نماز چھوڑ دی وہ دیوار ہٹ گئی اور آدمی کفر کے بالکل قریب پہنچ گیا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کبھی یہ فسق و فجور آدمی کو کفر ہی میں مبتلا کر دے اس لیے ہر مسلمان کو نماز کی پابندی ضرور کرنا چاہیے۔ (حیاۃ المسلمین)

(۲) عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعٰوِیَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃٌ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ (مسند احمد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

فائدہ: نماز کا ضائع کرنا اکثر یا بال بچوں کی وجہ سے ہوتا ہے کہ ان کی خیر خبر میں مشغول رہے یا مال و دولت کمانے کے لالچ میں ضائع کی جاتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ نماز کا ضائع کرنا انجام کے اعتبار سے ایسا ہی ہے گویا بال بچے اور مال و دولت سب ہی چھین لیا گیا اور اکیلا کھڑا رہ گیا، جتنا خسارہ اور نقصان اس حالت میں ہے اتنا ہی نماز کے چھوڑنے میں ہے یا جس قدر رنج و صدمہ اس حالت میں ہوا اتنا ہی نماز کے چھوٹنے میں ہونا چاہیے۔ اگر کسی شخص سے کوئی معتبر آدمی یہ کہہ دے اور اسے یقین آجائے کہ فلاں راستہ لٹتا ہے اور جو رات کو اس راستہ سے جاتا ہے تو ڈاکو اس کو قتل کر دیتے ہیں اور مال چھین لیتے ہیں تو کون بہادر ہے کہ اس راستہ سے رات کو چلے۔ رات کو تو درکنار دن کو بھی مشکل سے اس راستہ کو چلے گا مگر اللہ کے سچے رسول کا یہ پاک ارشاد ایک دو نہیں کئی کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے اور ہم مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹی زبانوں سے کرتے ہیں مگر اس پاک ارشاد کا ہم پر اثر کیا ہے ہر شخص کو معلوم ہے۔

(۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا وَّبُرْھَانًا وَّنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ یَکُنْ لَّہٗ نُوْرٌ وَّلَا بُرْھَانٌ وَّلَا نَجَاۃٌ وَّکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ ۔ (اخرجہ احمد)

ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہوگا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(۴) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا سَھْمَ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ لَّا صَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَہٗ

(مسند البزار)

فائدہ: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں اس شخص کا جو نماز نہ پڑھتا ہو اور بے وضو کی نماز نہیں ہوتی دوسری حدیث میں ہے کہ دین بغیر نماز کے نہیں ہے۔ نماز دین کے لیے ایسی ہے جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے۔

فصل سوم: نماز باجماعت کا حکم اور فضیلت

﴿وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ﴾ (سورۃ البقرۃ: آیۃ ۴۳)

اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ فقہا اور علماء کہتے ہیں کہ اسی آیت سے جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ یعنی جب جماعت سے نماز

ہور ہی ہو تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھو۔ یہ جو بات عرض کر رہا ہوں یہ تفسیروں میں موجود ہے، حوالہ اس لیے دے دیتا ہوں تا کہ اگر کوئی دیکھنا چاہے تو الحمدللہ میرے پاس کتب خانہ بھی موجود ہے:

((وَقَدِ اسْتَدَلَّ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَآءِ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى وُجُوْبِ الْجَمَاعَةِ))

(تفسیر ابن کثیر (رشیدیہ)، ج ۱ ص ۲۲۴)، (روح المعانی (رشیدیہ)، ج ۱ ص ۳۳۴)

اب آپ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو رکوع سے کیوں تعبیر کیا؟ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ حالانکہ نماز کے لیے یہ آیت یوں بھی نازل ہو سکتی تھی صَلُّوْا مَعَ الْمُصَلِّيْنَ نماز پڑھو نمازیوں کے ساتھ لیکن اللہ تعالیٰ نے نماز کو لفظ رکوع سے کیوں تعبیر کیا؟ جبکہ رکوع تو نماز کا ایک جز ہے۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ کبھی کُل کو جُز سے تعبیر کر دیا جاتا ہے جبکہ وہ جز بہت اہم ہوتا ہو جیسے طب میں ایک دوا ہے جوارش کمونی، کمون معنی زیرہ حالانکہ اور بھی اجزاء سے مل کر بنتی ہے۔ ایسے ہی لعوقِ سپستاں میں بہت سے اجزا ہوتے ہیں لیکن سپستاں اہم جز ہوتا ہے اس کی وجہ سے اس کا نام ہی لعوقِ سپستاں رکھ دیا گیا۔ تو چونکہ رکوع اسلام میں ایک نئی چیز عطا ہوئی تھی، پچھلی امتوں کو رکوع کی دولت نصیب نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رکوع کی دولت عطا فرمائی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس اہم جز کے نام سے نماز کو تعبیر کر دیا۔

(شیخ العرب والعجم مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ۔ مواعظِ اختر نمبر ٦٧)

اکثر محققینِ حنفیہ کے نزدیک نماز با جماعت واجب ہے، بعض حنفیہ کے نزدیک نماز با جماعت سنت مؤکدہ ہے مگر واجب کے حکم میں ہے۔

(بہشتی زیور (مکتبہ تھانوی)، ص ۴۰۹)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

(رواہ مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے۔

فائدہ: جب آدمی نماز پڑھتا ہے اور ثواب ہی کی نیت سے پڑھتا ہے تو معمولی سی بات ہے کہ گھر میں نہ پڑھے مسجد میں جا کر جماعت سے پڑھ لے کہ نہ اس میں کچھ مشقت ہے نہ دقت اور اتنا بڑا ثواب حاصل ہوتا ہے کون شخص ایسا ہوگا جس کو ایک روپے کے ستائیس اٹھائیس ملتے ہوں اور وہ ان کو چھوڑ دے مگر دین کی چیزوں میں اتنے بڑے نفع سے بھی بے توجہی کی جاتی ہے۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ ہم لوگوں کو دین کی پرواہ نہیں۔ اس کا نفع ہم لوگوں کی نگاہ میں نفع نہیں۔ دنیا کی تجارت جس میں ایک آنہ دو آنہ فی روپیہ نفع ملتا ہے اس کے پیچھے دن بھر خاک چھانتے ہیں۔ آخرت کی تجارت جس میں ستائیس گنا نفع ہے وہ ہمارے لیے مصیبت ہے۔ جماعت کی نماز کے لیے جانے میں دکان کا نقصان سمجھا جاتا ہے، بکری (Sale) کا بھی نقصان بتایا جاتا ہے، دکان کے بند کرنے کی بھی دقت کہی جاتی ہے لیکن جن لوگوں کے یہاں اللہ جل شانہ کی عظمت ہے اللہ کے وعدوں پر ان کو اطمینان ہے، اس کے اجر و ثواب کی کوئی قیمت ہے، ان کے یہاں یہ لچر عذر کچھ بھی وقعت نہیں رکھتے۔

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَضْعَفُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ۔ (رواہ البخاری)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو گھر میں پڑھ لی ہو یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجہ دگنی ہوتی ہے اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے پھر مسجد کی طرف صرف نماز کے ارادہ سے چلتا ہے کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جو قدم بھی رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہوجاتی ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ باوضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔

(۳) عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُّدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَآءَتَانِ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَآءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔

(رواہ الترمذی)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ اس طرح نماز پڑھے کہ تکبیرِ اولیٰ فوت نہ ہو تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جہنم سے چھٹکارے کا، دوسرا نفاق سے بَری ہونے کا۔

(۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يُنْقَصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا۔ (رواہ ابوداؤد)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز کے لیے جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی تو بھی اس

کو جماعت کی نماز کا ثواب ہوگا اور اس ثواب کی وجہ سے ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگی جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے۔ (فضائل اعمال)

تکبیرِ اولیٰ کے معنی

(ارشاد شیخ العرب والعجم مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ)

مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے میرے شیخ کے سامنے فرمایا اور اس وقت میں بھی وہاں موجود تھا کہ لوگ تکبیرِ اولیٰ کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ جب امام اللہ اکبر کہے اسی وقت وہ بھی اللہ اکبر کہیں تو فرمایا کہ تکبیرِ اولیٰ کے یہ معنی نہیں ہیں بلکہ جب تک تکبیرِ ثانیہ نہ ہو یعنی امام رکوع میں نہ جائے اس وقت تک جو جماعت میں شامل ہوجائے گا اسے تکبیرِ اولیٰ مل جائے گی۔ تو تکبیرِ اولیٰ کا دورانیہ تکبیرِ ثانیہ کے قبل تک ہے۔ آہ! یہ بزرگوں کی صحبت کا اثر ہے۔ الحمد للہ اختر کو بزرگوں کی اتنی صحبت نصیب ہوئی کہ میں غور کرتا ہوں تو پوری دنیا میں اتنی لمبی صحبت شاید ہی کسی کو ملی ہو۔ (آفتابِ نسبت مع اللہ)

فصل چہارم: جماعت کے چھوڑنے پر عتاب کے بیان میں

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ اِتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ قَالُوْا وَمَا الْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ لَّمْ تُقْبَلْ مِنْہُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ صَلّٰی۔

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ حضراتِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے۔ ارشاد ہوا کہ مرض ہو یا کوئی خوف ہو۔

فائدہ: قبول نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس نماز پر جو ثواب اور انعام حق تعالیٰ شانہ

کی طرف سے ہوتا وہ نہ ہوگا۔ گو فرض ذمہ سے اتر جائے گا اور یہی مراد ہے ان حدیثوں سے جن میں آیا ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس لیے کہ ایسا ہونا بھی کچھ ہونا ہوا جس پر انعام واکرام نہ ہوا۔ یہ ہمارے امام کے نزدیک ہے ورنہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت کے نزدیک ان احادیث کی بناء پر بلا عذر جماعت کا چھوڑنا حرام ہے اور جماعت سے پڑھنا فرض ہے حتی کہ بہت سے علماء کے نزدیک نماز ہوتی ہی نہیں۔ حنفیہ کے نزدیک اگرچہ نماز ہوجاتی ہے مگر جماعت کے چھوڑنے کا مجرم تو ہو ہی جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث میں یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ اس شخص نے اللہ کی نافرمانی کی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور جماعت سے نماز نہ پڑھے نہ اس نے بھلائی کا ارادہ کیا نہ اس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا گیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو اس کے کان پگھلے ہوئے سیسے سے بھر دیے جاویں یہ بہتر ہے۔

(۲) لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَّعَهُمْ حُزَمٌ مِّنْ حُطَبٍ اِلٰى قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ (رواہ مسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں لکڑیاں جمع کر کے اس شخص کے گھر کو آگ لگا دوں جو بلا عذر جماعت سے نماز نہ پڑھے لیکن سمجھ لو جو جان بوجھ کر جماعت چھوڑتا ہے پھر اس کے گھر میں آگ لگ ہی جاتی ہے۔

(۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَّجُلٍ يَّصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ وَلَا يَشْهَدُ الْجَمَاعَةَ وَلَا الْجُمُعَةَ فَقَالَ هٰذَا فِي النَّارِ۔

(رواہ الترمذی)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ

رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔

فائدہ: گو ایک خاص زمانہ تک سزا بھگتنے کے بعد جہنم سے نکل آئے کہ بہرحال مسلمان ہے، مگر نہ معلوم کتنے عرصہ تک پڑا رہنا پڑے گا، جاہل صوفیوں میں وظیفوں اور نفلوں کا تو زور ہوتا ہے مگر جماعت کی پرواہ نہیں ہوتی، اس کو وہ بزرگی سمجھتے ہیں، حالانکہ کمالِ بزرگی اللہ کے محبوب کا اتباع ہے۔ایک حدیث میں وارد ہے کہ تین شخصوں پر حق تعالیٰ شانہ لعنت بھیجتے ہیں، ایک اس شخص (امام) پر جس سے نمازی کسی معقول وجہ سے ناراض ہوں اور وہ امامت کرے۔ دوسرے اس عورت پر جس کا خاوند اس سے ناراض ہو، تیسرے اس شخص پر جو اذان کی آواز سنے اور جماعت میں شریک نہ ہو۔(فضائل اعمال)

یہ زمیں جیسے ہے آسماں میں

جس سے ہیں آپ خوش اس جہاں میں — وہ شب و روز ہے گلستاں میں
دیکھ کر میرے اشکِ ندامت — ابرِ رحمت کی بارش ہے جاں میں
آپ کا سنگِ در اور مرا سر — حاصلِ زندگی ہے جہاں میں
سارے عالم کی لذت سمٹ کر — آ گئی ہے ترے آستاں میں
لذتِ ذکرِ حق اللہ اللہ — اور کیا لطف آہ و فغاں میں
کیا کہوں قربِ سجدہ کا عالم — یہ زمیں جیسے ہے آسماں میں
برق گرنا مگر رُخ بدل کر — آہ سنتا ہوں میں آشیاں میں
عالمِ غیب کا یہ کرم ہے — چشمِ بینا دیا قلب و جاں میں
درسِ تسلیم و خونِ تمنا — ہے نہاں عشق کی داستاں میں

لذتِ قربِ بے انتہا کو
کس طرح لائے اختر زباں میں

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ارشادِ مبارک

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاصل تو یہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر زندگی کی ہر سانس فدا کرتے، صبح و شام، کوئی دن ناغہ نہ کرتے، کثرت سے درود شریف پڑھتے اور کثرت سے آپ کی سنتوں کا مذاکرہ کرتے، اگر ہم لوگ ایک ایک سنت زندہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ مبارک کتنی خوش ہوتی۔ اگر آج اُمت کے سب مرد داڑھیاں رکھ لیں، پانچوں وقت کی نماز جماعت سے پڑھنے لگیں، اپنے ٹخنے کھول لیں اور جتنی سنتیں ہیں ان سب پر عمل کریں، گانا بجانا چھوڑ دیں تو بتاؤ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ مبارک کتنی خوش ہوگی؟ وہ شخص ظالم ہے جو ایک سیکنڈ کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو بھول جائے۔ آپ کی محبت جزوِ ایمان ہے لہٰذا جو شخص آپ کی رسالت پر ایمان نہ لائے اس کا کلمہ درست نہیں ہے اگرچہ رات دن لا الٰہ الا اللہ پڑھے، اسے نجات نہیں ملے گی جب تک وہ محمد رسول اللہ نہیں پڑھے گا یعنی اگر آپ کی رسالت پر ایمان نہیں لائے گا تو جہنم میں جائے گا، اللہ تعالیٰ کے بعد پوری کائنات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں ہے ؎

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

از وعظ: آدابِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ادارۂ تالیفاتِ اختریہ
hazratmeersahib.com